بسم اللہ الرحمن الرحیم
نصرۃ النواظر
فی مسئلۃ الحاضر الناظر
مصنفہ
صاحبزادہ الحاج الحافظ سلطان محمود مدظلہ
ناشر
دار العلوم فیض القرآن
آستانہ عالیہ غوثیہ

وجہ تالیفِ کتاب :-

مجھے حاضر و ناظر کے مسئلہ میں شکوک و شبہات تھے کیونکہ اکثر علماء دیوبند اس عقیدہ کو شرک کہتے ہیں ۔

اور بعض دلائل سے ثابت ہوتا ہے اس پر میں نے اکوڑہ والے دارالعلوم حقانیہ کے علماء سے اپنے شکوک شبہات دور کرنے کیلئے خط و کتابت کی جو افادۂ عام کیلئے ہدیۂ قارئین ہے ۔

حافظ سلطان محمود دریا شریف
حضرو ضلع اٹک

کاتب :- صاحبزادہ حافظ محمود سلطان دریا شریف

ہدیہ = ۵ = روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا
والصلوٰۃ والسلام علی من ارسلہ اللہ شاھدً ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا
وجعل امتہ شھداء علی الناس وجعلہ علی امتہ شہیدا وعلی آلہ واصحابہ الذین فازوا من اللہ فوزا کبیرا ہ

امّا بعد

دقائق اخبار میں لکھتے ہیں کہ دنیا کی مثال حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سامنے ایسی ہے جیسے کہ دسترخوان ہو اور اس پر کئی قسموں کے کھانے سجے ہوئے ہوں اور وہ دسترخوان کسی آدمی کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ جہاں سے چاہے کھائے یعنی وہ دسترخوان اسکے سامنے ہوتا ہے اور اس پر جو اشیاء

ہوتی ہیں اس شخص سے مخفی نہیں ہوتیں کوئی کھانا جو
اسپر ہو دقائق الاخبار صفحہ نمبر ۱۸ باب ...
باب ۴ ذکر ملک الموت اور علامہ ثناء اللہ رح
(پانی پتی) اپنی کتاب تذکرۃ الموتیٰ والقبور باب
احوال الموت واعوانہ صفحہ نمبر ۶ پر لکھتے ہیں روایت
کرتے ہیں ابن ابی الدنیا حضرت کعب سے اور
ابن ابی زبیر بیٹے محمد سے روایت کرتے ہیں
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کی اور
پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ملک الموت
ایک فرشتہ ہے اور جنگ کی صفوں میں مشرق سے
مغرب تک اور درمیان میں لوگوں کو مارتا ہے یہ کیسے
ہو سکتا ہے
جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا ملک الموت کے سامنے
ایسے کر دی ہے جیسے تمہارے سامنے طباق ہو جہاں
سے چاہو کھانا اٹھا لو
اور ابو نعیم نے مجاھد وغیرہ سے روایت کی ہے
ساری زمین ملک الموت کے سامنے ایسی ہے جیسا کہ
طباق ہوتا ہے جہاں سے چاہتا ہے لے لیتا ہے

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں کیونکہ تھال میں جو اشیاء ہوتی ہیں اس سے مخفی نہیں ہوتی جسکے سامنے وہ تھال رکھا ہوا ہوتا ہے اسی طرح جو دنیا میں ہے عزرائیل علیہ السلام سے مخفی نہیں ہو سکتی

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ان احادیث سے عزرائیل علیہ السلام کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے تو حاضر ناظر ہونا شرک نہیں ہو سکتا جب عزرائیل ع کا حاضر ناظر ہونا شرک نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا کیسے شرک ہو سکتا ہے اور علماء حضرات جن احادیث اور آیات سے حاضر ناظر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے ان میں تاویلیں محض اس لیے کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر مانے یہ اللہ تعالیٰ کے برابری لازم آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی حاضر ناظر ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاضر ناظر ہوں اور اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں برابری آجائے تو شرک لازم آجاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے میں بڑا فرق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف

اپنی امت پر حاضر ناظر ہیں اور اللہ تعالیٰ تو عرش کرسی
لوح وقلم ساتوں آسمان ساتوں زمین عجایات
نور عرش یہ کہ جتنی مخلوق ہے جسکی تشریح تفسیر
روح المعانی میں عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ کی آیتہ کی
تشریح میں موجود ہے)
اللہ تعالیٰ سب مخلوق پر حاضر ناظر ہے کتنا بڑا فرق ہے
علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
شَهِيدًا ۔ اس آیتہ کی تشریح میں لکھتے ہیں

وَلَما كَانَ الرَّسُولُ كالرقيب المهيمن على امته عُدِّىَ بعلى

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر محافظ
اور نگہبان ہیں اس لیے کلمہ علیٰ کا لایا گیا ہے
مدارک التنزیل میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

وَلَمَّا كَانَ الشهيد كالرقيب جئ بكلمة الاستعلاء

وتفسیر ابی سعود میں ہے

وكلمة الاستعلا كما فى الشهيد من معنى الرقيب والمهيمن

مطلب ان سب تفاسیر کا یہ ہوا کہ شہیدا کا معنی
رقیب اور مہیمن ہے اس لیے قرآن مجید کی عبارت
علیکم شہیدا ہے اور رقیبا اور مہیمن کا معنی محافظ

اور نگہبان ہے

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر محافظ اور نگہبان ہوئے تو حاضر ناظر تو ضرور ہوئے

کیا مفسرین کو یہ سمجھ نہ تھی کہ اس معنی سے شرک لازم آتا ہے اور محمود الحسن صاحب جو کہ شیخ الہند کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں انہوں نے آیتہ کی تفسیر اس طرح فرمائی ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کے حالات سے پورے واقف ہیں اسلیے اپنی امت کی صداقت اور عدالت پر گواہ ہونگے

جماعتی تعصب سے بالا ہو کر خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر جواب باصواب سے مطلع فرمائیں

اکوڑہ والوں کی طرف سے جواب مطالعہ فرمائیں

جو شخص انبیاء علیہ السلام یا ملائکہ کو حاضر ناظر مانتے تو اسکا یہ عقیدہ قرآن و حدیث آثار، فقہ حنفی کے مخالف ہے اور اسکا یہ عقیدہ بلا شک و شبہ شرکیہ عقیدہ ہے یہ لکھ کر نیچے مفتی محمد فرید صاحب نے اپنے دستخط کر کے دار العلوم کی مہر لگا دی

جو اصل تحریر میرے پاس موجود ہے

پھر میں نے لکھا ہے کہ مفتی صاحب یہ تو آپنے اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے عقیدہ کے اظہار کی ضرورت

نہ تھی مطلب تو استفتاء تھا کہ

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

کی تفاسیر اور حدیثوں سے حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا

ہے اور محمود الحسن صاحب جو کہ ملقب باقب شیخ الہند

ہیں انہوں نے بھی شَهِيدًا کی تفسیر کی ہے ان سے

بھی حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے

اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ ہم تو ایسے فتوے

دیتے ہی نہیں لیکن اس طالب علم کے لیے میں نے مختصر

جواب دیا ہے اس پر اکتفا کریں

قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جواب اپنے

عقیدہ کا بیان ہے یا کہ میرے سوال کا جواب ہے پھر میں نے

جواب لکھا کہ آپ حاضر ناظر کے عقیدہ کو شرکی عقیدہ

لکھتے ہیں اور ان تفاسیر اور حدیثا سے حاضر ناظر ہونا ثابت

ہوتا ہے اور آپ سے ان تفاسیر اور احادیث کا جواب پوچھتے

ہیں تو آپ لکھتے ہیں ہم ایسے فتوے کا جواب نہیں دیتے

یہ عجیب بات ہے کہ شرک کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا

اور ایسے گناہ کا ثبوت ظاہر تفاسیر اور احادیثا سے ملتا ہے اور آپ

لکھتے ہیں کہ ہم ایسے فتوے کا جواب ہی نہیں دیتے

حق تو یہ ہے کہ پہلے آپ شرک کی تعریف کریں کہ شرک

کسے کہتے ہیں بعد میں حاضر ناظر کے متعلق لکھیں کہ حاضر ناظر

کا عقیدہ شرک ہے میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھتا
ہوں کہ رسالہ الصدیق جو کہ خیر المدارس ملتان سے شائع
ہوتا تھا قریباً ۲۵-۳۰ سال کی بات ہوگی کہ رسالہ
الصدیق میں سے کسی نے علم غیب کے متعلق سوال
کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ علم غیب کلی کا عقیدہ صحت
دلائل کے خلاف ہے مگر یہ عقیدہ شرک نہیں یہ تمام علماء
دیوبند کا فیصلہ ہے

اور جن ایام میں ریاض احمد اشرفی صاحب جنگ اخبار میں ہفتہ
وار آپکے مسائل کے عنوان پر لکھتے تھے ان سے کسی نے
حاضر ناظر کے مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے
جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے میں اور
رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے میں
بڑا فرق ہے

کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرح رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں یہ اشتراک لفظی ہے یہ عقیدہ
شرک نہیں فتاوی رشیدیہ میں کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے علم غیب کے عقیدہ کے متعلق سوال کیا انہوں نے
جواب میں لکھا اگر برابر مانے تو شرک ہے اس جواب سے معلوم
ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر مانے تو
تو شرک ہے

اور ماہنامہ انوار العلوم جوکہ مدرسہ اشرفیہ لاہور سے شائع ہوتا
تھا ماہنامہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ الکلام الحسن کے عنوان
سے صفحہ ۳۱ پرانہوں نے لکھا ہے کہ شرک کی حقیقت میں
بعض لوگوں کو کوئی جامع عنوان نہیں ملا
پھر طویل تقریر کے بعد تحریر کرتے ہیں بت پرستوں کے
نزدیک غیر اللہ کو کلیات میں اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا
ہے اور جزیات تو مستقل ہے اور قبر پرستوں کے
نزدیک ہر ہر جز میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تصرف
کرتے ہیں گو یہ عقیدہ بھی علی الاطلاق غلط ہے مگر
شرک نہیں اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ جب تک
غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں مستقل نہ مانے
تو مشرک نہیں ان دونوں تحقیقوں سے معلوم ہوا کہ جب
تک اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو مستقل نہ مانے یا
برابر نہ مانے تو مشرک نہیں ایسا کون مسلم ہے جو کہ کسی
کو اس طریقہ پر کسی کو مانتا ہو یہ جواب لکھ کر میں نے
ابھی روانہ کیا نہ تھا کہ اُنکا جواب آگیا
مطالعہ فرمائیں
آپکے تمام تر استدلال کا دارو مدار اِس بات پر ہے
کہ ملک الموت ایک شخص ہے یعنی شخص فرشتہ ہے
جو عالم میں ہر جگہ حاضر ہو کر ارواح قبض کر لیتا ہے

لیکن یہ بات درست نہیں کہ ملک الموت ایک خاص فرشتہ ہے بلکہ ارواح کا قبض کرنا جن فرشتوں سے متعلق ہے وہ ایک نہیں بلکہ زیادہ ہیں اور عزرائیل علیہ السلام ان تمام فرشتوں کے سربراہ ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں توفی کی نسبت فرشتوں کی طرف ہوتی ہے قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے (پ ۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

لہذا اس سے آپکا استدلال حاضر ناظر بے محل ہے اور دلیل آپکی شَهِيْدًا ہے اگر اس شہادت دینے سے آپکا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہو پھر تو تمام امت بھی حاضر ناظر ہونگے اور معاذ اللہ پھر اُمت کیلئے پیغمبر پر مزیت لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے شہادت علی الامتہ اور امت پر شہادت علی الناس ہے اب میری طرف سے عرض ہے کہ آپ اگر ایسے فتوے

کا جواب ہی نہیں دیتے تو پہلے ہی لکھتے
جواب جب سمجھ آیا لکھ دیا کہتے ہیں کہ مارنے والا ایک
فرشتہ نہیں یہ کیوں لکھ کر بھیجا اس معلوم ہوتا ہے
کہ جواب نہیں بن سکتا جب کچھ سمجھ آیا تو لکھ بھیجا اب اس کا
جواب مطالعہ فرمائیں ۔
ہیں نے لکھا جناب مولوی صاحب اگر مارنے والے بہت فرشتے
ہوتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو جواب
ارشاد فرماتے کہ مارنے والا ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت فرشتے
ہیں جو کہ مارتے ہیں اور عزرائیل علیہ السلام انکے سربراہ
ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح جواب
نہیں مہربانی فرمایا بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمیں عزرائیل
علیہ السلام کے سامنے ایک طباق کے مانند بنادی ہے
اور قرآن مجید نے جو توفّیٰ کی نسبت الملائکہ کی طرف کی
ہے اس لیے کی ہے کہ بہت سے فرشتے عزرائیل علیہ السلام

کے ساتھ معاون ہوتے ہیں (مشکوۃ شریف)
کتاب الجنائز باب فی ما یقال عند من
حضرہ الموت میں براءؓ بن عازبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی حدیث نہیں دیکھی کہ جس وقت مومن کی موت کا
وقت آتا ہے تو سفید چہرے والے فرشتے جنکے چہرے سورج
کی طرح ہوتے ہیں جنت سے خوشبو اور کفن لیکر آتے ہیں بعد
عزرائیل علیہ السلام آتے ہیں اور سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں
طویل حدیث ہے

یہ پہلی دفعہ سنا ہے کہ مارنے والے بہت فرشتے ہیں
عزرائیل علیہ السلام مارنے والے ایک نہیں اور شہیدًا
کا معنی رقیب اور مھیمن میں نے نہیں کیا تاکہ تم کو اعتراض کرنے
کا موقعہ ملتا کہ شہادت دینے سے اگر حاضر و ناظر ہونا ثابت
ہوتا ہے تو پھر امت بھی حاضر و ناظر ہو بلکہ امت اس فضیلت
میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جائے کیونکہ جناب

رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو صرف امت پر گواہ
ہیں اور امت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی سب
امتوں پر گواہ ہونگے آپکو اگر تحقیق معلوم ہوتی تو اعتراض نہ کرتے
کیونکہ امت تو پہلی امتوں پر گواہی دیگی یہ پہلی امتوں نے
نبیوں کی مخالفت کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بتلانے سے گواہی دیگی کہ پہلی امتیں انکے نبیوں کی مخالفت
کرتی رہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت
کی صفائی کے گواہ ہونگے اپنی امت کی صداقت اور عدالت
کی گواہی دیں گے اور یہاں پر شہیدؔ اگا صلہ علیٰ آیا ہے
جسکا معنی خلاف گواہی دینا بنتا ہے
اِس لیے مفسرین نے شَہِیدًا کا معنی رقیب اور مہیمن
کیا ہے اگر مطلق گواہی مراد ہوتی تو یہ معنی بھی ہو سکتا تھا
کہ اللہ تعالیٰ نے تبلایا ہو اور یہ معنی بھی ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ
نے حاضر ناظر کیا ہو مگر صرف گواہی مرادہوتی تو شَہِیدًا

کا صیغہ عملی نہ ہوتا بلکہ عبارت قرآن مجید کی یوں ہوتی

وَيَكُونَ الرَّسُولُ لَكُمْ شَهِيدًا ۰

محترم یہ دین کے مسائل ہیں محض تعصب سے کام لینا مومن کی شان نہیں مجھے اگر تحقیق اور دلی تسلی مقصود نہ ہوتی تو مجھے آپکے پاس بیجنے کی کیا ضرورت تھی آخر اپنے عقیدہ کی بھی تحقیق نہ ہو بے مسلموں کی طرح لکیر کا فقیر نہیں ہونا چاہیے کہ جن مسائل میں آپ لوگوں مشرک اور کافر کہتے ہیں شرک اور کفر کے فتوے تو آپ لگاتے ہیں انکی اگر تحقیق کرنی پڑے تو صرف شرک کے ہی فتوے بازی پر ہی اکتفا کی جائے یہ بڑی زیادتی ہے آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ آپکا استدلال اس پر ہے کہ ملک الموت ایک فرشتہ ہے مگر ملک الموت ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت فرشتے ہیں اور دلیل میں آیتہ پیش کی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مارنے والا
ایک فرشتہ ثابت ہو جائے تو پھر حاضر ناظر کا ثبوت
درست ہے اس آیتہ سے ثبوت متعدد فرشتوں کے
مارنے کا لینا غلط ہے کیونکہ توفتھُم میں ھم ضمیر
جمع کی ہے اور اَلْمَلٰئِکَۃُ بھی جمع ہے اور شرح وقایہ
میں وضو کی بحث میں پڑھا ہوگا مقابلہ الجمع
بالجمع القسام الاحاد علی الاحاد پھر مطلب یہ
ہوا کہ ہر ایک شخص کیلئے مارنے والا علیحدہ علیحدہ
فرشتہ ہے حالانکہ یہ عقیدہ امید ہے کہ آپکا بھی نہ
ہوگا پھر وہ ہی پہنا ہے جو کہ براء بن عازب کی حدیث
اور دقائق الاخبار اور تذکرۃ الموتٰی والقبور کی
حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مارنے کا ذمہ عزرائیل
علیہ السلام کا ہے اور باقی فرشتے اُنکے مددگار
ہیں اِس مضمون کا جواب رمضان شریف سے پہلے

اکوڑہ والوں کو بھیجا تو پھر ذیقعدہ میں واپس جواب ملا کہ
مفتی صاحب یہاں سے چلے گئے ہیں اور انہوں نے دوسری جگہ
مدرسہ بنا لیا ہے اور پھر اس جواب ملنے کے بعد تیسرے یا
کہ چوتھے دن رکابل پور موسے، والوں نے ایک فتوے
کا جواب دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک والوں سے منگوایا
تو اس پر دستخط مفتی غلام فرید صاحب کے تھے
اکوڑہ والوں سے پھر اس جواب کا کوئی جواب نہ ملا
اس سے معلوم ہوا کہ جواب موجود نہ تھا اگر جواب ہوتا تو
ضرور دیتے اس لیے کہ انکے عقیدہ کی بات تھی ہر
انسان اپنے عقیدہ کے سچا ہونے کی سعی کرتا ہے و
دوسری بات یہ ہے کہ اگر مفتی صاحب نہ تھے تو نائب مفتی جناب
غلام الرحمن صاحب تو تھے اس سے پہلا جواب بھی نائب
مفتی صاحب ہی نے دیا تھا
پھر حافظ لطیف صاحب جو کہ ناصر پور کے رہنے والے ہیں

مجھے کہا کہ ہمارے گاؤں میں ایک مولوی ہیں جو آئے دن
بڑا ہی شور کرتے ہیں شرک و بدعت کی مشین ہیں
یہ سوال و جواب مجھے دو میں جواب انسے پوچھوں گا پھر
انھوں نے جو جواب دیا وہ ہدیہ قارئین ہے
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
امابعد فقد قال اللّٰہ تعالیٰ
اللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ط
آپکے مقالے کا جواب درج ذیل ہے
دقائق الاخبار کے حوالہ سے جو حدیث نقل کیا گیا ہے
اور اس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے وہ صحیح نہیں اس لیے
کہ آپ نے یہ سمجھا ہے کہ ملک الموت ایک ہے
حالانکہ ملک الموت کے فرشتوں میں بے شمار معاون
اور مددگار ہیں
حضرت عزرائیلؑ کی مثال ایک افسر کی ہے جو کہ اسکے

ماتحتی میں ہزاروں لاکھوں فرشتے سرگرم عمل ہیں۔
قرآنی آیاتیں ملاحظہ ہوں سورۃ انعام آیت نمبر ۶۱
حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون
اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیر جلد دوئم صفحہ ۱۳۸
پر ابن عباس رض کا قول نقل کیا ہے لملک الموت اعوان من
الملائکۃ یخرجون الروح من الجسد فیقبضھا یعنی ملک الموت
کے فرشتوں میں معاون ہیں جو جسم سے روح نکال
کر بس وہ اُس سے قبض کر لیتے ہیں یہی آیت سورۃ
اعراف میں بھی لایا گیا ہے الفاظ قرآنی دیکھیں حتیٰ
اذا جاء تھم رسلنا یتوفونھم نمبر ۳۷ سورۃ نازعات میں
والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً سے مفسرین کے
نزدیک روح نکالنے والے فرشتے مراد ہیں پھر قرآن
کے سورہ مریم میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ وما نتنزل
الا بامر ربک صفحہ ۶۴ کہ ہم تیرے ہی رب کے حکم سے

فرشتے ہیں علاقہ الکلام یہ ہوا کہ روح قبض کرنے والا
ایک فرشتہ نہیں حتیٰ کہ اس سے حاضر ناظر سمجھ کر
نتیجہ نکال دیا جائے بلکہ پوری جماعت ہے فرشتوں کا جو اس
کام پر معمور ہیں اور وہ جب بھی کسی کے روح نکالنے
کیلئے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج دیتا ہے
نہ کہ وہ از خود جا کر کہ فلاں شخص کی عمر ختم ہے اس سے
قبض کر لینا چاہیے تو جب خدا انکو بھیج دیتا ہے تو
کہاں سے حاضر ناظر ہوا پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ
اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر صلعم بھی حاضر ناظر ہیں یہ تو
دوسری غلطی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ اس حدیث سے
کسی صحابی نے برآمد نہیں کیا اور نہ انہوں نے یہ
اجتہاد کیا ہے کہ اس حدیث کے رو سے حضور صلعم
حاضر ناظر ہیں کیونکہ یہ تو قرآن کے صریح نصوص کے
مخالف ہے حضور صلعم کے قول و فعل سے صریح ٹکر ہے

جناب مولوی صاحب آپنے قرآن مجید کی جتنی آیتیں لکھی

ہیں سب آیتیں اردو رسم الخط میں لکھی ہیں حالانکہ

جس طرح قرآن مجید کے الفاظ کی حفاظت لازمی ہے

اسطرح رسم الخط کی رعایت لازمی ہے آپنے اپنے جواب

اور اکوڑہ والوں کے جواب کا کیا فرق کیا یعنی مارنے

والے بہت فرشتے ہیں اسکا صرف اعادہ کیا ہے

صرف فرق یہ کیا ہے کہ انہوں نے ایک آیت لکھی

تھی اور آپ نے دو اور آیتیں لکھدی ہیں اور تھوڑا

جذبات سے کام لیا حالانکہ جذبات کی بات نہ تھی حق تو

آپکا یہ تھا کہ میں نے اکوڑہ والوں کو متعدد فرشتوں کے

مارنے والا ہونے کے جواب میں عرض کی تھی اسکا جواب

آپ مہربانی کرتے مگر آپنے جواب دینے کے بجائے

اسی جواب کا اعادہ کیا ہے جو ایک آیتہ کا جواب ہے وہ

ہی تین چار آیتوں کا جواب ہے آپنے میرے سوال

کا جواب اس بنا پر دیا ہے کہ میں نے عزرائیل علیہ السلام
کا حاضر ناظر ہونا اس بنا پر کیا ہے کہ مارنے والا ایک
فرشتہ ہے جو کہ ہر جگہ حاضر ہو کر روح قبض کرتا ہے حالا
میں نے عزرائیل علیہ السلام کو حاضر اس حدیث سے
ثابت کیا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ زمین عزرائیل علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ
نے ایک طباق کے مانند بنا دی ہے پھر اس کے بعد
اکوڑہ والوں کے جواب میں میں نے صاف لکھا ہے پھر بھی
آپکو سمجھ نہیں آیا تو آپکی اس عامیت اور عقل پر رونا
آنا چاہیے اگر سمجھ کر بھی دین میں تعصب کرتے ہو تو بھی
آپنے اپنے جواب کی ابتداء میں آیتہ مبارکہ لکھی ہے جسکا
معنی ہے ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہی آپکو
ہدایت دے آپنے متعدد فرشتوں کے مارنے کی دلیل
میں ایک حدیث لکھی ہے جسکی عبارت میں بھی خیانت

کی ہے اور معنی میں بھی خیانت کی ہے اور خیانت صرف
اِس لیے کی ہے
کہ آپکے مُدعا ء پر صاف پانی پھر جاتا عبارت کی خیانت
اس طرح ہے کہ فَیقبضھا کے بعد عبارت فیقبضھا
ملک الموت اذا انتھت الی الحلقوم کی عبارت اور
معنی کے لحاظ سے خیانت یہ ہے فیقبضھا مفرد کا
صیغہ ہے جسکا معنی ہے پس وہ قبض کر لیتا ہے اور مولوی
صاحب معنی کرتے ہیں پس وہ قبض کر لیتے ہیں حالانکہ
روح نکالتے ہیں پھر قبض کر لیتے ہیں آپکا معنی سمجھ نہیں آتا
بلکہ فیقبض کا فاعل سامنے قول ابن عباسؓ میں صاف
موجود ہے یعنی فرشتے روح جسم سے نکالتے ہیں جس
وقت حلقوم تک پہنچ تی ہے پس عزرائیل علیہ السلام
اسکو قبض کر لیتے ہیں یہ ہے آپکی دیانتداری اور اعتقادی
مسائل میں آپ لوگوں کو مشرک کہتے ہیں اس میں آپنے

اپنے مدعا کے خلاف حدیث و قرآن میں چلا کی اس آیۃ
کی تفسیر میں خازن نے صاف لکھا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام
اپنے معاون فرشتوں کو حکم دیتے ہیں جب روح خلق
تک پہنچتی ہے تو قبض خود کرتے ہیں مولوی آگے لکھتے ہیں یہ
ہی سورۃ اعراف میں بھی لایا گیا ہے الفاظِ قرآنی مطالعہ فرمائیں
حَتّٰی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ پھر سورۃ
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا سے مفسرین نے
روح نکالنے والے مراد لیے ہیں پھر قرآن مجید میں یہ بھی ذکر
آیا ہے وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ کہ ہم تیرے ہی رب
کے حکم سے اترتے ہیں (نوٹ، معنی تیرے ہی رب
کے حکم سے اترتے ہیں) (معلوم نہیں یہ حصر والا معنی کس
عبارت سے لیا ہے) خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ روح قبض
کرنے والا ایک فرشتہ نہیں حتی کہ اسے حاضر ناظر
سمجھ کر نتیجہ نکال دیا جائے بلکہ پوری جماعت ہے فرشتوں

کا جو اُسکام پر معمور ہیں اور وہ جب بھی کسی کی روح کو
نکالنے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ اُس سے حکم دیکر بھیج دیتا
ہیں نہ کہ وہ از خود جانکر کہ فلاں شخص کا عمر ختم ہے اُسے
قبض کر لینا چاہیے تو جب خدا اُسکو بھیج دیتا ہے تو کہاں
سے حاضر ناظر ہوا

میری گزارش یہ ہے اس عبارت میں تھوڑا سا فکر کریں
کہ کتنی فصاحت و بلاغت سے لبریز ہے اور کتنی علمی
قابلیت کی مظہر ہے ثابت یہ کرنا چاہیے کہ مارنے والے
بہت فرشتے ہیں جب کسی کا روح نکالنا چاہتے
ہیں تو رب تعالیٰ اُس سے حکم دیکر بھیجدیتے ہیں نہ
کہ وہ از خود جانکر کہ فلاں شخص کا عمر ختم ہے اُسے قبض کر لینا
چاہیے تو جب اُسکو خدا بھیجدیتا ہے تو کہاں سے حاضر ناظر
ہوا آپ تھوڑا عبارت پہ غور کریں کہ عبارت میں مولوی
صاحب عزرائیل علیہ السلام سے علمِ غیب کی نفی ثابت

کر رہے ہیں اور نتیجہ حاضر ناظر نہ ہونے کا نکال رہے ہیں
جس میں اتنی تمیز نہیں کہ علم غیب علیحدہ مسئلہ ہے
اور حاضر ناظر علیحدہ مسئلہ ہے پھر اُسکو ایسے مسائل
پر بحث کرنے کا کیا حق ہے حالانکہ اس عبارت سے
عزرائیلؑ کے علم غیب کا بھی ثبوت ہوتا ہے کیونکہ
جس کے روح قبض کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دینگے کہ
فلاں شخص کا روح قبض کرنا ہے تو اُسکو عزرائیلؑ اگر
نہ جانے گے تو کیسے ماریں گے کیا اللہ تعالیٰ نے عزرائیل
کا ہاتھ پکڑ کر اُس شخص کے پاس لے جاتے ہیں
کہ اس شخص کا روح قبض کرنا ہے یا کہ حکم فرماتے ہیں کہ
فلاں شخص کا روح قبض کرنا ہے مولوی صاحب آپنے لکھا
ہے کہ مارنے والے بہت فرشتے ہیں تو اس سے آپ
کیا مطلب لیتے ہیں اِس کے دو مطلب ہی بن سکتے ہیں
ایک تو یہ کہ ہر ایک انسان کے مارنے کیلئے علیحدہ علیحدہ

فرشتہ ہے امید قوی ہے کہ آپ بھی ایسا عقیدہ نہ رکھتے ہونگے اور اُسکا جواب پہلے اکوڑہ والوں کے جواب میں عرض کر چکا ہوں آپ کے اِس جواب اور اکوڑہ والوں کے جواب میں صرف فرق اتنا ہے کہ انہوں نے دعوے کی دلیل صرف ایک ہی آیتہ دی تھی جو کہ کافی تھی اور آپ نے تین چار آیتیں پیش کر دیں مطلب تو ایک ہی ہے جو اُنکا جواب ہے وہ ہی آپکا جواب ہے آپکو اِس جواب کے اعادہ کی ضرورت نہ تھی مگر آپکے پاس جواب صرف یہی تھا اس جواب کے سوا اور کیا جواب ہے اگر متعدد فرشتوں سے آپکا یہ مطلب ہے کہ عزرائیل علیہ السلام کے معاون و مددگار ہیں جیسا کہ متعدد حدیثوں سے جو کہ پہلے استفتاء میں اخبار الاخیار اور تذکرۃ الموتےٰ والقبور اور براء بن عازب کی حدیث سے مشکوۃ شریف کے حوالہ سے پیش کیا ہے پھر تو بہت سے

فرشتوں کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے آپ توایک
کے حاضر ناظر ماننے سے بھاگ رہے ہیں یہاں توآپکو
بہت سے حاضر ناظر ماننے پڑھگئے حالانکہ میں نے تو
حاضر ناظر ہونا عزرائیل علیہ السلام کا اِس بات سے
ثابت کیا تھا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عزرائیلؑ کے سامنے زمین کو مثل طباق کے بنا دیا
گیا ہے اور طباق میں جو اشیاء ہوتی ہیں جسکے سامنے
وہ طباق ہوتا ہے اس سے چھپی ہوئی نہیں ہوسکتی اگر
میرے سوال کو آپ سمجھ نے کے باوجود اسکا جواب
دینے کے بجائے متعدد فرشتوں کے مارنے والے ہونے
پر زور دیتے ہیں توآپکی دیانتداری کی بھی حد ہے اور پھر
جب اکوڑہ والوں کے جواب میں میں نے صاف لکھا
ہے کہ اگر بہت فرشتے مارنے والے ہوتے توضرور جناب
رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیتے

مگر معلوم نہیں آپ کیو متعدد فرشتوں کے مارنے پر زور دیتے ہیں اگر آپ اس لیے ایک فرشتہ مارنے والا نہیں مانتے کہ اگر مارنے والا ایک فرشتہ مانے تو حاضر ناظر ماننا پڑے گا اور حاضر ناظر ماننا شرک ہے تو پھر تذکرۃ الموتا والقبور اور دقائق الاخبار و مشکوٰۃ شریف جنہوں نے براء بن عازب کی حدیث لکھی جس سے مارنا کام عزرائیلؑ کا ثابت ہوتا ہے ان کتابوں کے مصنفین پر اور پھر ان حدیثوں کے راویوں پر کیا فتویٰ ہوگا جنہوں نے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن سے مارنا صرف عزرائیلؑ کیلئے ثابت ہوتا ہے تھوڑی سی توجہ کر جائیں اور انکو بھی اس بیماری میں نشانہ بنالیں اور نعوذ باللہ پھر جس ذات پاک نے

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ یہ آیتہ نازل فرمائی ہے، بلکہ ایسی کتنی آیتیں ہونگی جو کہ اس وقت ذہن ناقص

پر نعوذ باللہ اس ذات باصفات پاک پر نعوذ باللہ
یں نہیں ہیں اس ذات باصفات پاک پر نعوذ باللہ
نعوذ باللہ کیا فتویٰ لگاؤ گے اور نعوذ باللہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا مہربانی فرماؤ گے
جنہوں نے متعدد حدیثوں میں ملک الموت ایک ہی
فرشتہ فرمایا ہے اگر آپ اِس اپنی ضد پر قائم ہیں کہ
مارنے والا ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت ہیں جو کہ علحدہ
علحدہ ڈیوٹی دیتے ہیں پھر جو حدیثوں میں آتا ہے کہ دو
فرشتے ہیں جو کہ قبر میں حساب لیتے ہیں ایک کا نام
منکر اور دوسرے کا نکیر حالانکہ بیک وقت کتنی
قبروں میں حساب لیتے ہیں عزرائیلؑ مارتے ہیں
پھر وہ حساب لیتے ہیں اگر عزرائیلؑ کا مارنا نہ مانو تو
اسکا کیا جواب ہے یا تو حساب قبر کا انکار کرنا پڑے
گا یا یہ کہنا پڑے گا کہ بہت سے فرشتے ہیں جنکے نام
منکر اور نکیر ہیں اور ہر ایک کا اپنا اپنا ہے اور معلوم

نہیں یہ مضمون کہ جب بھی کسی کے روح کو نکالنے
جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج
دیتے ہیں یہ کس حدیث شریف سے نکالا کیونکہ مشکوۃ
شریف جو کہ مسلم شریف اور قریبًا چالیس کتب حدیث
کا خلاصہ ہے اس میں تو کسی حدیث شریف میں یہ مضمون
نہیں ہاں اس طرح ضرور ہے المیت تحضرہ الملئکہ
میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں دوسری حدیث
شریف اِنَّ العَبدَ المُومِنَ اذا کان فی انقطاع
مِن الدنیا و اقبال من الاخرہ نزل الیہ
الملئکہ یعنی جس وقت مومن کا دنیا سے تعلق توڑنے
اور آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو فرشتے
نازل ہوتے ہیں اس حدیث شریف میں بھی اللہ تعالیٰ
کا فرشتوں کو حکم اُس وقت دنیا کوئی ثابت نہیں اور
سپارہ ۲۵ سورۃ دخان فِیهَا یُفرَقُ کُلُّ اَمرٍ

حَکِیْمٍ اس آیت پر شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں یعنی سال بھر کے متعلق قضاو قدر حکیمانہ اور اٹل فیصلے اسی عظیم الشان رات میں لوح محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کیئے جاتے ہیں جو شعبہائے تکوینیات میں کام کرنے والے ہیں مطلب یہ ہوا کہ سال بھر کے غیوبات کا کہ فلاں وقت میں یہ شخص مرے گا اور فلاں وقت میں وہ مرے گا اور فلاں وقت میں یہ کام ہوگا اور فلاں وقت میں وہ کام ہوگا یہ ہے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب جو کہ سال بھر کے غیوبات فرشتوں کیلئے ثابت کر رہے ہیں اور ایک آپ ہیں کہ ہر ایک مرنے والے کیلئے علیحدہ علیحدہ حکم فرما رہے ہیں آپکو اپنے گھر کی خبر نہیں پھر آپ آگے لکھتے ہیں کہ اسکا یہ نتیجہ نکالنا کہ اس سے معلوم ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی حاضر ناظر ہیں یہ دوسری غلطی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ

اس حدیث سے کسی صحابی نے نہیں برآمد کیا اور نہ انہوں نے یہ اجتہاد کیا ہے کہ اس حدیث کی رو سے حضور علیہ السلام حاضر ناظر ہیں کیونکہ یہ تو قرآن مجید کے صریح نصوص کے مخالف ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے صریح مکر ہے اور صحابہ (رضی اللہ عنہ) کے اقوال کے مخالف ہے۔

مولوی صاحب آپکی اس سوچ پر افسوس کرنا چاہیئے اور اس علم پر نثار ہونا چاہیے میں نے کب اس حدیث سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کا نتیجہ نکالا ہے میں نے تو لکھا ہے کہ جب عزرائیل علیہ السلام حاضر ناظر ہوں تو شرک نہیں اور حبیب رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حاضر ناضر ماننا کیسے شرک ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ماننا تو

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

سے میں نے ثابت کیا ہے

اور اکوڑہ والوں نے اِس پر اعتراض کیا تھا

اسکا جواب بحمد اللہ میں نے دیا تھا اور دونوں سوال

وجواب آپکے پاس موجود تھے اِس کے باوجود اگر

آپکو سمجھ نہ آئے پھر آپکی عقل پر صد حیف ہے

یہ جواب میں نے ناصرپور والے مولوی صاحب کو لکھ

کر بھیجا مگر مولوی صاحب بوجہ ایک نامناسبہ کے

ناصرپور بھاگ گئے تھے بسیار تلاش کے بعد بھی

نہ ملے مگر اُمید قوی ہے کہ انسے اِسکا کوئی جواب

نہ ملتا کیونکہ اگر انکے پاس کوئی جواب ہوتا تو اکوڑہ

والوں کے جواب کا اعادہ نہ کرتے اِسکے بعد

متعدد علماء کو اپنی تسلی کیلئے دکھایا گیا مگر کوئی

تسلی بخش جواب نہیں ملا ۔ تمت بالخیر ؛-